Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۲ وفا ۱۳۵۴ہش ۔ ۲ جولائی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۴۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم ایسے بن جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے اور نہ خدا تعالیٰ کا

بیعت کے بعد بھی اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو پھر کچھ فائدہ نہ ہوگا

"اگر (تم) دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو بیعت اگر دل سے نہیں کی تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں (ہوگا) میری بیعت سے خدا تعالیٰ دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی بھی نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنّت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔"

"جب لوطؑ کی قوم تباہ ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دیگا؟ کہا نہیں۔ آخر ایک تک بھی نہیں کروں گا فرمایا جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر لایخاف عقبٰھا خدا کی شان ہوتی ہے پلیدوں کے عذاب پر وہ پروا نہیں کرتا کہ ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کے لئے کان ابوھما صالحًا کی رعایت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور خضر کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنا دو اس لئے کہ ان کا باپ نیک بخت تھا اور اس کی نیک بختی کی خدا نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر راج مزدور ہو گئے۔ غرض وہ ایسا رحیم و کریم ہے لیکن اگر کوئی شرارت کرے اور زیادتی کرے تو پھر بہت بُری طرح پکڑتا ہے وہ ایسا غیور ہے کہ اسکے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے۔ دیکھو لوطؑ کی بستی کو کیسے تباہ کر ڈالا۔

اِس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے تم بہت اچھے وقت آ گئے اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم ... ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کل دن بھر سر درد کی تکلیف رہی

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کا علاج تاحال جاری ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ جمعہ (۲۷ احسان) نمازِ جمعہ میں شدت کی گرمی کے پیشِ نظر بارش اور موسم کے خوشگوار ہونے کے لئے خصوصی دعائیں کی گئی تھیں۔ الحمد للہ کہ اس سے اگلے روز سے موسم میں خوشگوار تبدیلی رونما ہو گئی چنانچہ ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب کو گہرے بادل چھا گئے اور ہلکی سی بارش بھی ہوئی اور اس کے بعد سے مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہتا ہے اور ٹھنڈا ہوا چلتی رہتی ہے۔

عشرہ وقفِ جدید

یکم تا ۱۰ جولائی

"وقفِ جدید" کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ احسان/جون کو اختتام پذیر ہو گیا ہے اس لئے جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر کی جماعتوں میں یکم وفا تا ۱۰ وفا / یکم جولائی تا ۱۰ جولائی "عشرہ وقفِ جدید" منا کر احباب جماعت پر وقفِ جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ نیز وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ شعبہ ہٰذا کو اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دقّت کا سامنا ہے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ر وفا ۱۳۵۴ھ ش
۲ر جولائی ۱۹۷۵ء

دُنیا میں انہماک کے زہر کا تریاق

اس میں شک نہیں اللہ تعالیٰ نے حق کی مخالفت کرنے اور کفر سے چمٹے رہنے کا انجام دوزخ کو قرار دیا ہے اور اس کا قرآن مجید میں بار بار ذکر فرمایا ہے۔ لیکن دوزخ کا مستحق بنانے والا یہی ایک جرم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اور بہت سے ایسے گناہوں کا ذکر کیا ہے کہ جو اُن کا ارتکاب کرنے والوں کو انجام کار دوزخ کا مستحق بنائے بغیر نہیں رہتے۔ ان گناہوں کے ارتکاب کے انجام کے تعلق میں اُس نے کافر اور مومن میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ایک کافر ایسا کوئی گناہ کرے تو وہ دوزخ کا مستحق ٹھہرے اور ایک نام کا مومن اُس گناہ کا مرتکب ہو اور اس سے تائب نہ ہو تو وہ دوزخ میں جانے سے بچ جائے۔ ایسے گناہوں کا ارتکاب کافر اور مومن دونوں کو یکساں طور پر دوزخ میں پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔

ایسے ہی گناہوں میں سے ایک سرکشی کی راہ اختیار کرتے ہوئے دنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام کو آخرت پر ترجیح دینا بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس گناہِ عظیم اور اس کے ہولناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ (النّٰزعٰت آیات ۳۸ تا ۴۰)

ترجمہ:- پس جس نے سرکشی اختیار کی اور ورلی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی یقیناً جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

ایک کافر تو حق کی مخالفت اور کفر پر اصرار کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہوتا ہی ہے اِس لئے کہ اس کا حق کی مخالفت کرنا اور کفر پر اڑے رہنا ہی اس امر کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ وہ سرکشی اور بغاوت کی راہ اختیار کرتے ہوئے آخرت کی جوابدہی سے یکسر لاپرواہ ہے اور ورلی زندگی اور اس کے عیش و آرام میں ہی مگن ہے۔ البتہ اگر ایک شخص حق کو قبول کرنے اور اس پر ایمان لانے کے باوجود پھر دنیا کی طرف جھکتا ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ بظاہر ایمان لانے کے باوجود اپنی سرکشی کے نتیجہ میں اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنانے والا ٹھہرتا ہے۔ حقیقی مومن وہی ہوتے ہیں جو اطاعتِ الٰہی میں محو ہو کر دنیا اور اس کے عیش و آرام کی طرف نہیں جھکتے بلکہ فلاحِ اخروی کو اپنا منتہائے مقصود بناتے ہیں۔ ایسے ہی مومن فی الحقیقت عنداللہ جنت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ ایسے حقیقی مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ (النّٰزعٰت آیات ۴۱، ۴۲)

ترجمہ:- اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا یقیناً جنت ہی اُس کا ٹھکانہ ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنت کے مستحق مومنوں کی دو خاص علامات کا ذکر کیا ہے۔ ایک یہ کہ وہ اپنے رب کی شان کا خوف رکھتے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکتے ہیں یعنی نفسانی خواہشات کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ ہر معاملہ میں خدائی احکام کی اطاعت کو لازم پکڑتے ہیں۔ یہ دونوں علامتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایسے مومن فی الحقیقت ورلی زندگی پر آخرت کو ترجیح دینے والے ہوتے ہیں کیونکہ ورلی زندگی پر آخرت کو وہی مومن ترجیح دے سکتے ہیں جن کے دل خشیتِ الٰہی سے معمور ہوں اور خشیتِ الٰہی کے زیر اثر اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکنے والے ہوں۔ پس سلامتی اور عافیت کی راہ یہ ہے کہ انسان محض ایمان لانے پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ ایمان لانے کے بعد احکام الٰہی کی اطاعت کو لازم پکڑے اور نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچے۔ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچے بغیر وہ ورلی زندگی پر آخرت کو ترجیح دینے والا بن ہی نہیں سکتا اور جب تک وہ آخرت کو ترجیح دینے والا نہ بنے جنت کا مستحق نہیں ٹھہر سکتا۔

نفسانی خواہشات کی غلامی سے بچنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک گُر بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن خواہشات کو جائز رکھا ہے انہیں پُورا کرنے میں بھی خاص احتیاط سے کام لے اور وہ احتیاط یہ ہے کہ انسان ان میں بھی حدِ اعتدال سے نہ بڑھے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کے پورا کرنے میں ایسا منہمک ہو کہ اُنہیں کا ہو رہے۔ اگر وہ جائز خواہشات کے پورا کرنے میں اعتدال سے کام لے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ اُن خواہشات کے قریب بھی نہ پھٹکے گا جو ناجائز ہیں۔ اِس طرح وہ دنیا سے دل برداشتہ رہے گا اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے کے گناہِ عظیم سے کلّی طور پر محفوظ ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نفسانی خواہشات کی غلامی سے بچنے اور دوزخ سے محفوظ ہونے کا گُر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حدِ اعتدال سے زیادہ نہ لے جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے، اس کا نام دین پر بڑھانا ہے ورنہ یہ لذّات دنیا کی اِس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ میں ہے کمزور نہ ہو۔ اِس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکّہ والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اُسے دم دلا دیتے ہیں اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تاکہ اس کی پچھلی تھکان دُور ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ النّٰزعٰت کی آیت أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ کی تفسیر کرتے ہوئے ھویٰ کے معنے اعتدال سے بڑھ جانا کئے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو خواہش جائز اپنے مقامِ اعتدال سے بڑھ جائے اُس کا نام ھویٰ ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷۷)

پس دنیا میں انہماک ایک زہر ہے اور اس کا تریاق یہ ہے کہ انسان جائز خواہشات کو پُورا کرنے میں بھی حدِّ اعتدال سے نہ بڑھے۔ اعتدال سے بڑھنے کا انجام دوزخ اور اعتدال میں رہنے کا ثمرہ جنّت ہے۔

"آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا"

محترم بھائی جان (عبدالسلام صاحب اختر) مرحوم۔ نومبر ۷۴ء میں شدید بیمار تھے اور فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ یہ نظم اُس وقت انہوں نے ہماری ہمشیرہ امۃ القدیر بیگم صاحبہ کو لکھوائی تھی کیونکہ خود لکھنے کے قابل نہ تھے۔ اب یہ اشعار ہمشیرہ صاحبہ نے برائے اشاعت دیئے ہیں۔ جب ان کا جنازہ ربوہ پہنچا تو واقعی موسم ابر آلود تھا اور ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ یہ کیفیت ان کی تدفین تک رہی

(شاہد احمد۔ ربوہ)

آج میرے وجود پر چھایا ۔۔۔ جانے والی بہار کا سایا
مَیں ہی تھا جو قدم ملا نہ سکا ۔۔۔ وہ میرے ساتھ دُور تک آیا

غنچہ و گُل نے کس تکلّف سے ۔۔۔ مجھ کو جنّت سے یاد فرمایا
دیکھ یہ بستیٔ حسیں جس کو ۔۔۔ ہم نے اپنے لہو سے گرمایا

خاک سے بھی اُبل پڑے تارے ۔۔۔ دیکھ کر جن کو چاند شرمایا
بھر گیا باغ ابر لہرایا ۔۔۔ "آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا"

(عبدالسلام اختر ایم۔اے۔ مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کا نامعلوم دور

وہ مخفی کیوں ہو گئے؟

مکرم شیخ عبدالقادر ۵۱۲ رستم پارک نوال کوٹ — لاہور

آج سے دو ہزار سال قبل یہودی کنعان سے ہند تک منتشر تھے وہ ایک مسیحا کے لئے چشم براہ تھے۔ بشارات کے مطابق ان کی طرف حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ نے کم و بیش تین سال تک کنعان میں پیغام حق پہنچایا۔ قوم نے انہیں حوالۂ صلیب کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو موت سے بچا لیا۔ یہودی دشمن اور رومی حکومت کے تسلط کے باعث آپ مخفی ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ بلاد مشرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ کنعان کو چھوڑا اور پھر ہمیشہ کے لئے تاریخ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

تالمود میں اس کا جواب موجود ہے لکھا ہے۔

"پہلا نجات دہندہ موسے جس طرح بنی اسرائیل میں ظہور پذیر ہوا۔ اور پھر روپوش ہو گیا۔ اسی طرح (اسرائیلی امت کا) آخری نجات دہندہ مبعوث ہونے کے بعد دوبارہ مخفی ہو جائے گا!"

(PESIKTA RABBATI 49ب)

یہودی مانتے ہیں حضرت موسے علیہ السلام نے ۱۲۰ برس عمر پائی۔ وفات سے پہلے وہ بادلوں میں غائب ہو کر روپوش ہو گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تورات میں ہے۔

"اس کی قبر کو آج کے دن تک کوئی نہیں جانتا"

(استثنا ۳۴/۶)

حضرت مسیح علیہ السلام اپنی امت کے آخری خلیفہ تھے۔ حضرت موسے علیہ السلام کی طرح وہ بھی روپوش ہو گئے۔ ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی ان کی قبر مخفی ہو گئی جس طرح ۱۹۰۰ سال کے بعد حضرت موسے علیہ السلام کی قبر مثیل موسے نے بتائی اسی طرح انیس سو سال گذرنے پر عیسیٰ کی قبر مثیل عیسیٰ نے منکشف کی۔ یہ مماثلت بڑی معنی خیز ہے۔

(۲)

یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں آنے والے مسیحا کے مصائب کا ذکر ہے۔ اس پیشگوئی کو حواری اور تابعین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرتے ہیں ایک فقرہ قابل غور ہے:-

"کون اس کی پشت کا حال بیان کرے گا کیونکہ اس کی زندگی زمین پر سے اٹھائی جائے گی۔"

(اعمال ۸/۳۳ بحوالہ یسعیاہ ۵۳/۸)

اس میں بتایا گیا ہے کہ آنے والے مسیحا کے سوانح حیات دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے وہ ایک پوری پشت کے ساتھ غائب ہو جائے گا۔

(۳)

عصر حاضر میں ثابت ہوا ہے کہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے دو حصے ہیں۔ باب چالیس تا چھیاسٹھ بنی اسرائیل کی جلاوطنی کے بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں اس حصہ کے مرتب کو یسعیاہ ثانی کہتے ہیں اس حصہ کتاب میں بنی اسرائیل کے انتشار فی الارض کا ذکر ہے اگرچہ خورس و ذوالقرنین کے ذریعہ بحال ہونے کا بیان ہے۔ بنی اسرائیل کے جو اسباط وطن واپس نہیں لوٹے ان کے انجام کے متعلق اشارات ہیں کہ وہ آنے والے مسیحا کے ذریعہ بحال ہوں گے یسعیاہ ثانی کے ذریعہ بنی اسرائیل کو ہدایت کی گئی کہ تم بابل سے نکل کر زمین کے انتہا تک پھیل جاؤ اور وہاں خدا کے نام کی خوشخبری پھیلاؤ (یسعیاہ ۴۸/۲۰) اگلے باب میں پیشگوئی ہے کہ بنی اسرائیل جب بحال ہوں گے تو رحیم خدا ان کا ہادی ہو گا ...... اور وہ پانی کے چشموں کی طرف ان کو لے جائے گا اور پہاڑی علاقے ان کی گذرگاہ بن جائیں گے وہاں دور دور کے ملکوں سے اکٹھے ہوں گے۔ ارض سینین یعنی چین کے یہودی بھی فراہم ہوں گے۔ (یسعیاہ ۴۹/۱۰-۱۳)

یہ بنی اسرائیل کے ان اسباط کا حال ہے جو وطن واپس نہیں لوٹے بلکہ دور مشرقی سرزمین کے انتہا کی طرف نکل گئے لکھا ہے کہ

"میں نے یعقوب کے قبائل کو ...... غیر قوموں کا نور بنایا تاکہ تو زمین کے انتہا تک میری نجات کا باعث ہو۔" (یسعیاہ ۴۹/۶)

قرن اول کے آخر میں ایک کتاب مرتب ہوئی جس کا نام مکاشفہ عزرا ہے اس میں اس اجمال کی تفصیل موجود ہے اس کتاب کے مکاشفے پہلی صدی کے آخر کے ہیں لیکن روایت کے مطابق عزرا کی طرف منسوب کر دئے گئے۔ بتایا یہ گیا کہ حضرت عزرا نے یہ مکاشفات دیکھے اس کتاب کو عیسائیت کے پیوند لگائے گئے انجیل کے بعض فقرے بعینہ اس میں ملتے ہیں۔ لاطینی نسخے میں "خدا کا بیٹا مسیح" کی جگہ "خدا کا بیٹا یسوع" کے الفاظ ہیں۔ اس کتاب کو قرون اولیٰ کے عیسائی بڑی قدر اور محبت سے پڑھتے خصوصاً دور تعذیب میں اس کتاب کی پیشگوئیاں پڑھی جاتیں۔ اس کتاب میں حضرت مسیح علیہ السلام کے مخفی حالات زندگی کی طرف بعض اشارات ہیں۔ جو کہ قابل غور ہیں باب ۱۳ کا خلاصہ یہ ہے:-

عزرا نبی نے کشف میں دیکھا کہ آنے والے مسیحا کو دو گروہ ملیں گے کنعان کی حدود کے اندر بسنے والے حامیین اور گمشدہ اسباط عشرہ۔ لوگ اس کی اتنی مخالفت کریں گے کہ وہ ایک کشادہ اور بڑے پہاڑ پر پناہ لے گا جو کہ کوہ صیہون یا نئے یروشلم کا حامل ہو گا۔ اور صیہون اپنے منہ کے دم سے اور سانس کے شعلوں سے دشمنوں کو بھسم کر دیگا تو اپنے گرد وہ اسباط بنی اسرائیل کو اکٹھا کرے گا ایسا تو ہوگا کہ وقت مقررہ سے پہلے کسی کو اس کا پتہ نہیں لگے گا۔ یہ اس کی غیبوبت کا دور ہے۔ لکھا ہے کہ

"جس طرح سمندر کی پنہائیوں کو کھنگالنا مشکل ہے اس کے مخفی حصوں کو منظر عام پر لانا ممکن نہیں اسی طرح مقررہ وقت سے پیشتر میرے بیٹے مسیحا اور اس کے گروہ کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔"

اسباط عشرہ کس طرح گم ہوئے؟

اسی صحیفہ میں مختصر تاریخ درج ہے پہلے وہ کنعان سے بابل میں جلاوطن ہوئے۔ وہاں سے ڈیڑھ سال کے سفر کے بعد ایک ایسے دور کے ملک میں پہنچے جو بیابان اور آبادی سے خالی تھا۔ وہاں جا کر وہ بس گئے۔ اس سرزمین کو "ارزارة" کہا گیا تورات میں پیشگوئی ہے کہ بنی اسرائیل جلاوطن ہو کر ایک دوسری سرزمین میں جا بسیں گے (استثناء ۲۹/۲۸) اسے ارض آخرة کہا گیا ارزارة اور "ارض آخرة" ایک ہی لفظ ہے۔ یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں اسے زمین کی انتہا کہا گیا۔

مکاشفہ عزرا میں صاف لکھا ہے کہ

"آنے والا فرستادہ حق بنی اسرائیل کے گمشدہ گروہ کو پائے گا اور پانے کے بعد غائب ہو جائے گا۔ دنیا کی نظروں سے ایسا اوجھل ہو گا کہ کوئی پتہ نہیں لگے گا میرے نزدیک اس باب میں حضرت مسیح کی مخفی زندگی کی طرف اشارات ہیں۔ یہ اگر ایک پیشگوئی ہے تو پھر بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پوری ہو گئی کیونکہ آپ اسباط بنی اسرائیل میں جا کر غائب ہو گئے۔ تاریخ نظروں سے عمر آخر تک کے لئے اوجھل ہو گئے

(۴)

"رابرٹ گریوز اور یشوعا پوڈرو اپنی کتاب "جیزز ان روم" میں لکھتے ہیں کہ مسیح کی غیبوبت کا عقیدہ یہود میں شائع و متعارف تھا۔

HIS TRADITIONAL CONCEALMENT IS MENTIONED IN SEVERAL CONTEXTS. ACCORDING TO PESIKTA RABBATI 49ب (TALMUD) HE APPEARS, REVEALS HIMSELF TO THE WORLD, AND THEN DISAPPEARS FOR A WHILE.

---

۱ LIFE AND TIME-OF JESUS BY EDERSHEIM. VOL.I. P. 8.
۲ " " " " " " " " P. 14 NOTE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

LIKE AS THE FIRST REDEEMER (MOSES) REVEALED HIMSELF TO ISRAEL, & THEN HID HIMSELF, SO WILL THE LAST REDEEMER HIDE HIMSELF AGAIN

P — 49

آنے والے مسیحا کی غیبوبت کا عقیدہ، متعدد حوالوں سے ثابت ہے۔ طالمود میں ہے وہ مبعوث ہوگا دنیا پر خود کو ظاہر کرے گا اور پھر ایک عرصہ کے لئے روپوش ہو جائے گا۔ جیسے کلیم اللہ روپوش ہو گئے اسی طرح اس سلسلہ کے آخری نجات دہندہ کے لئے مقدر ہے کہ وہ بعثت کے بعد مخفی ہو جائے۔

(۳)

انیسویں صدی کے آخر میں سکندریہ کے آثار سے ایک لاطینی مکتوب ملا۔ یہ مکتوب ایسینی اخوت اور مذہبی سوسائٹی کے مخفی لٹریچر کا حصہ ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے تو اخوت نے مشورہ دیا "آپ کے دشمن آپ کی تلاش میں ہیں وہ آپ کو پا لیں گے۔ پس آپ اس طرح رہیں کہ دنیا آپ کو مردہ سمجھے۔" انگریزی ترجمہ کے الفاظ

"REMAIN DEAD TO THE WORLD"

قابل غور ہیں۔

یہ مکتوب حال ہی میں تیسری بار شائع ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو

AN EYE WITNESS ACCOUNT JESUS DID NOT DIE ON THE CROSS

ACADEMY OF MYSTIC ARTS NEW YORK 1975

P 609

(۴)

مذکورہ مکتوب میں لکھا ہے کہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام نے بحر میت کے غاروں والے علاقہ میں پناہ لی۔ اسی علاقہ میں وادی قمران ہے۔

وادی قمران کے غاروں سے "صادق استاد" کی مناجات ملی ہیں اس میں پیغمبر یروشلم یوں گویا ہوتا ہے۔

"اے میرے خداوند! ایک مقررہ مدت تک تو مجھے نہ آدم سے مخفی رکھے گا جس طرح تیری شریعت مجھ میں پوشیدہ ہے۔" (نظم دہم ترجمہ ڈل ہیڈیکو)

(۶)

قرون اولیٰ کی سریانی مناجات کا انکشاف ۱۹۰۹ء میں ہوا۔ بعض نظموں میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں نظم ۵ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"اے خداوند اعلیٰ۔ تو مجھے چھوڑے گا نہیں کیونکہ تو میری امید ہے۔ تیرا فضل میں نے کھلے بندوں حاصل کیا ہے اس وجہ سے میں زندہ رہوں گا۔ میرے ایذا دینے والے آئیں گے لیکن مجھے دیکھ نہیں پائیں گے ایک سحاب ظلمت ان کی آنکھوں پر گرے گا۔ اور گہری اندھیری ان کو اندھا کر دے گی۔ وہ مجھے دیکھنے کے لئے روشنی کی کوئی کرن نہیں پائیں گے وہ مجھ پر قبضہ پا نہیں سکتے۔"

THE LOST BOOK OF THE BIBLE (ODES OF SOLOMAN NO: 5

(۵)

انجیل میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہودیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا "تم مجھے ڈھونڈو گے اور نہ پاؤ گے۔ اور جہاں میں ہوں (گا) تم نہیں آ سکتے۔" تب یہودیوں نے آپس میں کہا کہ یہ کہاں جائے گا۔ کہ ہم اسے نہ پائیں گے۔ کیا یہ ان کے پاس جائے گا جو غیر قوموں میں پراگندہ ہیں ...... یہ کیا بات ہے۔ جو اس نے کہی ہے؟ کہ تم مجھے ڈھونڈو گے اور نہ پاؤ گے (یوحنا ۷/۳۳-۳۶)

مکاشفات یوحنا صادق میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح کی کلیسیا نے ایک اونچے پہاڑ پر قائم ہونا ہے۔ وہاں نیا یروشلم بسایا گیا ہے (۲۲/۱۰)

یہ سب حوالے یہی بتاتے ہیں کہ یہ کشف قرن اول کے آخر کا ہے۔ کہ مسیحا کا یہ مشن تھا۔ کہ وہ بنی اسرائیل کے کھوئے ہوئے اسباط کے پاس جائے۔ وہاں ایک بلند جگہ پر اپنا مرکز بنائے۔ اس طرح کھوئی ہوئی بھیڑوں کو مجتمع کرے پھر آخری زمانہ تک کے لئے مخفی ہو جائے۔ بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کے ساتھ خود بھی تاریخ کی نظروں سے اوجھل ہو جائے جب وقت مقررہ آ جائے گا تو مسیح کی زندگی کے نامعلوم گوشے بے نقاب ہوں گے۔

قرآن کریم نے آیت مبارکہ

وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ

میں انہی حالات کی طرف اشارہ کیا ہے جو کشمیر جنت نظیر میں پیش آئے اس آیت سے تاریخی حقائق اب ظاہر ہو رہے ہیں اس طرح کسر صلیب کا کام مکمل ہو گا۔ اور زمین توحید کے نور سے بھر جائے گی۔

شریف بیگم صاحبہ لاہور کی وفات

مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے لاہور

محترمہ آپا شریف بیگم صاحبہ الم دوکد بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور ایک حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے ۱۳ مئی ۱۹۷۵ء بوقت دس بجے صبح گنگا رام ہسپتال میں وفات پا گئی ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ ۸ مئی کو رات ساڑھے نو بجے کے قریب اپنی بہو (جو سروسز ہسپتال میں ایام زچگی میں تھیں) کو دیکھنے اور انہیں ضروری سامان پہنچانے کے لئے اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ سکوٹر پر جا رہی تھیں۔ راستے میں ایک ویگن کے ساتھ ٹکر کی وجہ سے سکوٹر سے گر پڑیں۔ زخمی حالت میں گنگا رام ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ اگرچہ زخم اتنے شدید نہ تھے لیکن مرحومہ چونکہ ایک عرصہ سے عارضہ قلب کی مریضہ تھیں اس لئے اس کی وجہ سے خون کا دباؤ بتدریج کم ہوتا چلا گیا اور علاج کی کوئی صورت کارگر نہ ہوئی۔ بالآخر حادثہ کے چھٹے روز ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔

مرحومہ بہت مخلص احمدی، نیک نہایت ہمدرد اور باہمت خاتون تھیں۔ ۱۹۵۳ء میں اپنے خاوند کے ساتھ احمدیت میں شامل ہوئیں۔ دونوں اپنے اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ قبول احمدیت کے بعد اپنے خاوند کے دوش بدوش ہر قسم کی مشکلات اور مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور عزم و استقلال کا عمدہ نمونہ دکھایا اور بیعت کے وقت صدق و صفا کا جو عہد باندھا اسے آخری دم تک نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ جہاں نہایت مخلصانہ بلکہ عاشقانہ تعلق قائم رکھا وہاں اپنے رشتہ داروں سے بھی مروت اور یگانگت میں کمی نہ آنے دی۔ مرحومہ اسلام کی شیدائی اور احمدیت کی فدائی تھیں۔ لازمی چندوں کی باقاعدگی سے ادائیگی اور دوسری تمام مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔ بڑی نرم دل اور مہمان نواز تھیں۔ سلسلہ کے خدام خصوصاً مبلغین اور معلمین حضرات کی عزت افزائی بھی گھر بلاتی رہتی تھیں۔ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ان کا گھر پیارے خدا کی پیاری باتوں سے معمور رہے۔ پچھلے سال بیت اللہ شریف کے حج کی سعادت بخشی اور شعائر اللہ کی زیارت اور دعائیں کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ چھ سال تک بیوگی کا زمانہ نہایت صبر و ثبات سے گزارا۔ خاوند کے کئی مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت تھے۔ جن کی پیروی میں بڑی بلند حوصلگی سے کوشاں رہیں۔ وہ ہر ایک سے بڑے انس اور شفقت سے پیش آتیں۔ مرحومہ کا یہی حسن اخلاق اور ذاتی اوصاف تھے کہ ان کی وفات پر اپنوں اور بیگانوں چھوٹوں اور بڑوں سبھی نے ان کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا۔

مرحومہ کی کوئی اولاد نہ تھی اپنے ایک بھتیجے عزیزم چوہدری محمد اسلم اقبال کو بچپن سے اپنا بیٹا بنا کر پروان چڑھایا اور اپنی نگرانی میں کاروبار میں لگایا اور اپنی اس خواہش کے پیش نظر کہ اپنے بیٹے کا رشتہ کسی مخلص احمدی گھرانے میں ہو چار پانچ سال قبل خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ صاحبہ کی بیٹی کو بڑے چاؤ سے اپنی بہو بنایا۔ مرحومہ نے اپنی وفات سے قبل اپنے عزیزوں خصوصاً اپنے چھوٹے بھائی صاحب کو وصیت کے مطابق حصہ آمد اور جائیداد کی ادائیگی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کی بار بار تاکید کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل اور رحم سے مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے! — کورس -/۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون ۵۳۸

جلسہ ہائے یومِ خلافت کا انعقاد

نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ۲۷ر مئی کو اپنے اپنے مقامات پر "یومِ خلافت" کے متعلق جلسے منعقد کریں۔ ان جلسوں میں خلافت کی اہمیت، اس کی ضرورت اور برکات احباب کے ذہن نشین کرائی جائیں اور ان کی ذمہ داریاں انہیں بتائی جائیں۔ نظارت کی ہدایت کی تعمیل میں اکثر جماعتہائے احمدیہ میں جلسے منعقد ہوئے۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ساری رپورٹیں شائع نہیں کی جا سکتیں۔ ذیل میں صرف ایسی جماعتوں کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے جلسوں کے انعقاد کی اطلاع اس وقت تک موصول ہو چکی ہے۔

اسلام آباد
ایبٹ آباد
بدوملہی ضلع سیالکوٹ
بھکر ضلع میانوالی
پشاور
پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
جہلم
چک ۔۔ ج۔ب ضلع لائلپور
چک ۔۔ ج۔ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور
چنیوٹ
چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ
خانپور ضلع جہلم
دوالمیال ״ ״
ڈیرہ اسماعیل خان
ڈیرہ غازی خان
ساہووالہ ضلع سیالکوٹ
ساہیوال
سکھر روہڑی
سیدوالہ ضلع شیخوپورہ
علی پور ضلع مظفرگڑھ
کوٹ احمدیاں ضلع بدین
کوٹ مومن ضلع سرگودھا
کوٹلہ رحیم شاہ جتوئی ضلع مظفرگڑھ
کھوکھر غربی ضلع گجرات
گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
گوجرہ ضلع لائلپور
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
لجنہ اماء اللہ کوئٹہ
ماننگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
مرالہ ضلع گجرات
مردان
مظفر آباد (آزاد کشمیر)
منڈی بہاؤالدین
میانوالی شہر
نفیس نگر ضلع تھرپارکر
نواب شاہ (سندھ)

اعلانات دار القضاء

(۱) محترمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ بیوہ سید داؤد احمد صاحب مرحوم محلہ دار الصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید داؤد احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۵-۳/۲۰ واقع محلہ دار العلوم غربی مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں (۱) سید قمر سلیمان احمد صاحب پسر مرحوم (۲) سیدہ امۃ المصور صاحبہ (۳) سیدہ امۃ الواسع ندرت صاحبہ (۴) سیدہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۳/۲۰ سید قمر سلیمان احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ اسی طرح پلاٹ ۵/۲۰ سیدہ امۃ الواسع ندرت صاحبہ اور امۃ الناصر نصرت صاحبہ کے نام بحصہ مساوی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ دیگر وارثان کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرم احمد خان صاحب جوئیہ بمقام ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۵/۱۹ واقع محلہ دار النصر مشترکہ طور پر بحصہ مساوی والد صاحب مرحوم اور محمد عبد اللہ صاحب کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) بخت بھری صاحبہ بیوہ (۲) محمد عبد اللہ صاحب پسر (۳) غلام فاطمہ صاحبہ دختر۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۵/۱۹ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

مرکز کی طرف سے تمام مجالس انصار اللہ کو یہ ایک ضروری ہدایت ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مطبوعہ رپورٹ فارم پر درج کر کے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں مگر بعض مجالس کی طرف سے رپورٹیں باقاعدگی سے نہیں مل رہیں۔ ایسی تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ماہانہ رپورٹیں بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اپنی ماہ جون کی رپورٹ فوراً بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے۔ اس ماہنامہ کے متعلق حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں اس جگہ رسالہ انصار اللہ کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی مواضیع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔" (افتتاحیہ خطاب اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۲ء)

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ولادت

میرے بھائی محترم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ولد قاضی عطاء اللہ صاحب کو جو کہ امریکہ میں مقیم ہیں مورخہ ۶ر جون ۱۹۷۵ء کو خدا تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ میاں محمد شفیع صاحب گوندل مرحوم آف سیالکوٹ نومولود کے نانا ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے باعثِ عزت و فخر بنائے۔ والدین نے نومولود کا نام نعمان پاشا برکت اللہ تجویز کیا ہے۔

(سعیدہ بیگم دار العلوم شرقی ربوہ۔ پاکستان)

اپنے بچے اور بچی کے نام رسالہ تشحیذ لگوائیں

(مینیجر تشحیذ)

قائدین کرام! ہفتہ وصولی کی رپورٹ جلد ارسال فرماویں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں زلزلہ سے متأثرہ افراد کے لئے

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ کی پیشکش

گزشتہ دنوں انڈونیشیا کے صوبہ مغربی جاوا کے ایک ضلعی صدر مقام سوکابومی اور اس کے نواح میں شدید زلزلہ آیا تھا جس کی وجہ سے ہزاروں افراد بُری طرح متاثر ہوئے اور جان و مال اور مکانات و تعمیرات کا بہت نقصان ہوا۔ اس موقعہ پر حکومت کی طرف سے متاثرہ افراد کی امداد اور بحالی کے لئے حکومتی سطح پر دوسری کوششوں کے علاوہ ایک خصوصی فنڈ قائم کر کے عوام سے بھی دل کھول کر اس میں حصہ لینے کی اپیل کی گئی تھی جو صوبہ کے صدر مقام باندونگ میں ایسے عطایا کی وصولی کے لئے خاص مراکز قائم کئے گئے۔ جن میں سے ایک یہاں کے مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ "فکیرن رعیت" کا دفتر بھی ہے۔ اس اخبار کی طرف سے روزانہ وصول ہونے والے ایسے تمام عطایا کی فہرست ہر اور شکریہ کے ساتھ شائع ہوتی ہے۔

اس موقعہ پر اپنے متاثرہ بھائیوں کی امداد کے لئے جماعت احمدیہ باندونگ کا ایک خاص وفد بھی اس علاقہ میں گیا تھا۔ نیز احمدی خواتین کی تنظیم یعنی لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے پہلی قسط کے طور پر پانچ ہزار روپیہ چندہ دیا۔ اسی طرح خاکسار اور باندونگ کی جماعت کے صدر صاحب کی طرف سے احباب جماعت کے نام ایک سرکلر جاری کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب کو عطایا دینے کے لئے تحریک کی گئی۔ الحمد للہ کہ بہت سے دوستوں نے سرکاری طور پر قائم شدہ مراکز میں ایسے عطایا دیئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی مرکزی مجلس عاملہ نے بھی اس غرض کے لئے ایک لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مورخہ ۱۳ جون کو صوبہ مغربی جاوا کی علاقائی مجلس عاملہ کے چار اراکین اور خاکسار نے ایک ... معہ رقم متعلقہ فنڈ میں روزنامہ "فکیرن رعیت" کے دفتر میں جا کر دی۔ اگلے روز یعنی ۱۴ جون کو اس اخبار نے جماعت کی اس پیشکش کی خبر نمایاں طور پر شائع کی نیز خاکسار کا مختصر انٹرویو بھی شائع کیا جس میں اس پیشکش کے علاوہ متاثرہ افراد کے لئے ہمدردی اور نیک توقعات اور مزید خدمات کی پیشکش کا اظہار کیا گیا تھا۔

اس وفد میں محترم الحاج ڈاکٹر دون ہادی ایمان شدتیا صاحب صدر علاقائی مجلس عاملہ، محترم ڈاکٹر دونا سوباندی صاحب نائب صدر، محترم کیپٹن جمہور صاحب سیکرٹری امور عامہ، محترم ابراہیم صاحب و یرا صاحب سیکرٹری امور عامہ اور خاکسار بطور مبلغ علاقہ شامل تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے زلزلہ زدگان کی بحالی کے جلد تر سامان پیدا فرمائے۔ نیز جماعت کے افراد کو خلوص و محبت اور رضاء الٰہی کے جذبہ کے ساتھ مخلوق خدا کی بہتری اور بہبود کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف۔ باندونگ (انڈونیشیا))

للّٰہی وقف یہ ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی خدا تعالیٰ کیلئے وقف کر دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہم ارشاد

"ممّا رزقنٰہم روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اس کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے طبیب ہے وہ بھی داخل ہے مگر وہ بموجب منشاء ھدًی للمتقین ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ مقام یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں ممّا رزقنٰہم ہی نہیں کیونکہ جب تک وہ ممّا کی حد کے اندر ہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس غایت غائی تک نہیں پہنچا جو قرآن مجید کی ہے۔ نیکی کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود اس کا ہر فعل ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کیلئے وقف ہو۔" (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک

مضمون نویسی میں اطفال و ناصرات کا پہلا انعامی مقابلہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال اور ناصرات کے لئے مضمون نویسی کا پہلا انعامی مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ اطفال و ناصرات سے امید کی جاتی ہے کہ اس انعامی مقابلے میں کثرت سے شمولیت فرمائیں گے۔ قواعد حسب ذیل ہوں گے:۔

۱۔ عنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک۔
۲۔ تعداد الفاظ۔ ڈیڑھ ہزار
۳۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ راگست ۱۹۷۵ء ہوگی۔
۴۔ ہر واقعہ کا حوالہ دیا جائے یعنی کتاب اور مصنف کا نام بھی لکھا جائے۔
۵۔ انعامات:۔ اوّل پچاس روپے (-/۵۰ روپے)۔ دوم تیس روپے (-/۳۰ روپے) سوم بیس روپے (-/۲۰ روپے)۔
۶۔ منصفین کا فیصلہ حتمی ہوگا

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب، چھوٹے بھائی صاحب اور دوسرے قریبی رشتہ دار ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔
(مشتاق احمد۔ نواں کوٹ۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کی خالہ جان جو کہ جامعہ نصرت ربوہ میں ڈی۔پی۔ای ہیں ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت وہ اب انگلستان میں زیر علاج ہیں۔ اب قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(عبدالرفیق چدھان واقف زندگی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول وا (گھانا))

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالرحیم صاحب ... بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (عبدالکریم خالد دار الصدر شمالی ربوہ)

۴۔ میری خوشدامن صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید۔ ربوہ)

۵۔ میرے عزیز بھائی ڈاکٹر مجید اللہ خان آف شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کا اکلوتا بچہ جس کی عمر اڑھائی سال ہے عرصہ ایک سال سے بعارضہ پولیو بیمار ہے۔ گو پہلے سے کافی افاقہ ہے تاہم جو اعضاء کمزور ہو چکے ہیں ان میں حرکت بہت معمولی ہے۔ یہ بچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے پانچ بچیوں کے بعد پیدا ہوا ہے۔
سب احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مکمل صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(رشیدہ بیگم اہلیہ ... احمد صاحب بشیر۔ ربوہ)

۶۔ میرا بھائی طاہر جاوید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (عبدالماجد خان منڈی بہاؤالدین)

۷۔ عاجز کے داماد عزیز احمد صاحب صدیقی زیروی فوٹوگرافر جڑانوالہ چار سال سے بعارضہ رعشہ بیمار ہیں۔ ان کے دماغ کا آپریشن ہوگا۔ احباب سے عزیز کی کامل شفایابی اور آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح)

خدام کے مطالعہ کیلئے ماہ جولائی کیلئے کتاب آسمانی فیصلہ مقرر کی گئی ہے۔ (مہتمم تعلیم)